



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 28-26/AIMS

April 28, 2026

فکر و نظر

پاکستان، عالمی طاقتیں، اور اسٹریٹجک جنگیں: ریاستی بیانیہ، علاقائی تنازعات، اور قومی خود مختاری کا تنقیدی جائزہ۔

طہ نذیر¹، اسرار احمد^{2,3}

1۔ سربراہ، کنیڈین انجمن صحافیان اور ماہرین ابلاغیات، اونٹاریو، کنیڈا۔ <https://www.canadianjournalists.ca/>

2۔ مدیر اعلیٰ، رسالہ آغاز، کنسورشیم پبلشر، کنیڈا۔ <https://consortiumpublisher.ca/>

3۔ سابق بیورو چیف، روزنامہ ایکسپریس، سرگودھا، پنجاب، پاکستان۔

Running title: Pakistan, Geopolitics, Afghan Jihad, War on Terror

Keywords: Cold War, National Sovereignty, Proxy Wars, Regional Security

Correspondence: Taha Nazir PhD, Journalist Researcher and Adjunct Professor. Thomson

Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

پاکستان کی سیاسی اور عسکری تاریخ میں عالمی طاقتوں کے ساتھ تعلقات، علاقائی جنگوں میں شمولیت، اور داخلی ریاستی بیانیوں کی تشکیل ایک نہایت پیچیدہ موضوع رہا ہے۔ سرد جنگ کے دور سے لے کر افغان جہاد، نائن الیون کے بعد دہشت گردی کے خلاف جنگ، اور موجودہ جغرافیائی سیاسی تناؤ تک، پاکستان مسلسل عالمی طاقتوں کے مفادات، سیکورٹی حکمت عملیوں، اور داخلی سیاسی فیصلوں کے درمیان، ایک اہم کردار ادا کرتا رہا ہے۔ اس تحقیقی و تجزیاتی مضمون میں پاکستان کے مختلف ادوار—ایوب خان، جنرل ضیاء الحق، جنرل مشرف اور موجودہ سیکورٹی و سیاسی صورتحال—کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیرونی اتحادوں، اسٹریٹجک فیصلوں، اور پر کسی جنگوں کے اثرات پاکستانی معاشرے، معیشت، تعلیم، داخلی سلامتی، اور سماجی ہم آہنگی پر گہرے اثرات مرتب کرتے رہے ہیں۔ مزید برآں، خیر پختونخوا اور قبائلی علاقوں میں جاری طویل جنگی صورتحال نے قومی یکجہتی، انسانی سلامتی، اور ریاستی خود مختاری کے سوالات کو مزید اہم بنا دیا ہے۔

پاکستان اپنے جغرافیائی محل وقوع، ایٹمی حیثیت، اور جنوبی ایشیا، مشرق وسطیٰ، اور وسطی ایشیا کے درمیان اسٹریٹجک پوزیشن کے باعث عالمی سیاست میں ہمیشہ اہمیت رکھتا آیا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد سے ہی ملک مختلف عالمی اتحادوں، سیکورٹی معاہدوں، اور علاقائی CENTO اور SEATO تنازعات کا حصہ بنتا رہا۔ سرد جنگ کے دور میں پاکستان نے امریکہ کے ساتھ دفاعی اتحاد قائم کیے، جن میں جیسے معاہدے شامل تھے۔ بعد ازاں افغان جنگ، نائن الیون، اور دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ میں پاکستان ایک بار پھر عالمی طاقتوں کی پالیسیوں کے مرکز میں آ گیا۔

پاکستان کے تزویراتی مفادات کا تجزیاتی فریم ورک: عالمی کردار، داخلی دباؤ، اور ممکنہ خطرات کا جائزہ۔

ممكنہ خطرہ	داخلی دباؤ	عالمی طاقتوں کا کردار	پاکستان کا بنیادی مفاد	تزویراتی میدان
سفارتی دباؤ	قرض، تجارت، عسکری ضروریات	امریکہ سلامتی و سفارت کاری، چین سرمایہ کاری و دفاع	توازن اور معاشی گنجائش	امریکہ—چین مقابلہ
جنگی کشیدگی	قومی سلامتی بیانیہ	امریکہ، چین، روس مختلف زاویوں سے اثر انداز	دeterrence اور کشمیر	بھارت کے ساتھ تنازع
عسکری و مہاجر دباؤ	داخلی سلامتی	امریکہ، چین، روس، ایران سب دلچسپی رکھتے ہیں	سرحدی تحفظ اور دہشت گردی کا انسداد	افغانستان
علاقائی جنگ میں کھنچاؤ	فرقہ وارانہ حساسیت	سعودی عرب، ایران، امریکہ، چین	مذہبی، توانائی اور دفاعی توازن	ایران و خلیج

مکملہ خطرہ	داخلی دباؤ	عالمی طاقتوں کا کردار	پاکستان کا بنیادی مفاد	تزویراتی میدان
پالیسی انحصار	مہنگائی، کمزور صنعت	چین، خلیج، مغرب، IMF	قرض، سرمایہ کاری، برآمدات	معاشی خود مختاری

پاکستانی معاشرے میں ان ادوار کے دوران مختلف ریاستی، مذہبی، اور سیاسی بیانیے تشکیل دیے گئے، جنہوں نے عوامی رائے، مذہبی رجحانات، اور سیکورٹی پالیسیوں پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ اس مضمون کا مقصد ان تاریخی ادوار، ریاستی بیانیوں، علاقائی جنگوں، اور ان کے سماجی و سیاسی اثرات کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ پیش کرنا ہے۔

تحقیقی مضامین، بین الاقوامی تعلقات کی peer-reviewed اس تحقیقی مضمون میں 2020ء تا 2026ء کے دوران شائع ہونے والے JSTOR، Brookings Institution، RAND Corporation، International Crisis Group، Oxford Academic، اور South Asia studies کے تحقیقی مواد کے لیے تھنک ٹینک تجزیات، اور تاریخی مطالعات سے استفادہ کیا گیا۔ مواد کے لیے جرائد استعمال کیے گئے۔ اس کے ساتھ پاکستان کی سیاسی و عسکری تاریخ سے متعلق معتبر تاریخی کتب اور پالیسی رپورٹس کا بھی جائزہ لیا گیا۔

جیسے اتحادوں CENTO و SEATO اور 1960ء کی دہائی میں پاکستان نے امریکہ کے ساتھ دفاعی تعلقات استوار کیے اور 1950 جاسوس U-2 میں شمولیت اختیار کی۔ اس دور میں پاکستان نے خود کو کمیونزم مخالف عالمی بلاک کا حصہ بنایا۔ ایوب خان کے دور میں طیاروں کے استعمال اور سوویت یونین کے خلاف خفیہ سرگرمیوں میں پاکستان کی شمولیت عالمی سرد جنگی سیاست کا حصہ بنی۔ ناقدین کے مطابق ان فیصلوں نے پاکستان کو بڑی طاقتوں کی جغرافیائی سیاسی کشمکش میں شامل کر دیا، جبکہ حامی حلقے انہیں قومی سیکورٹی اور

معاشی امداد کے لیے ضروری سمجھتے ہیں۔



ء میں سوویت یونین کے افغانستان پر حملے نے پورے خطے کو بدل کر رکھ دیا۔ امریکہ، سعودی عرب، اور دیگر اتحادی ممالک 1979 نے افغانستان میں سوویت افواج کے خلاف مزاحمت کی حمایت کی، جبکہ پاکستان اس حکمتِ عملی کا مرکزی مرکز بن گیا۔ جنرل ضیاء الحق کے دور میں افغان جہاد کو مذہبی اور نظریاتی بیانیے کے ساتھ پیش کیا گیا۔ اس دوران مدارس، مذہبی تنظیمیں، اور ریاستی ادارے اس بیانیے کا حصہ بنے۔

پاکستان کے سیاسی ادوار اور تزویراتی فیصلوں کا تجزیاتی جائزہ: اہم واقعات اور ان کے قومی اثرات۔

اثرات	اہم واقعات	دور
سرد جنگ میں شمولیت	تعاون SEATO, CENTO, U-2	ایوب خان
اسلحہ، مہاجرین، انتہا پسندی	افغان جہاد	ضیاء الحق
دہشت گردی، داخلی عدم استحکام	War on Terror	پرویز مشرف
معاشی و سماجی دباؤ	علاقائی سیکورٹی بحران	موجودہ دور

تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ افغان جنگ کے دوران پاکستان کو معاشی اور عسکری امداد تو حاصل ہوئی، لیکن اس کے ساتھ ہی کلاشنکوف کلچر، منشیات، مذہبی انتہا پسندی، اور غیر ریاستی عسکریت پسندی نے بھی جڑیں مضبوط کیں۔ لاکھوں افغان مہاجرین کی آمد نے سماجی و معاشی ڈھانچے پر طویل المدتی اثرات مرتب کیے۔

نائن الیون کے بعد جنرل پرویز مشرف کے دور میں پاکستان نے امریکہ کی قیادت میں دہشت گردی کے خلاف جنگ میں شمولیت اختیار کی۔ اس دور میں وہی گروہ جنہیں ماضی میں ”مجاہدین“ کہا جاتا تھا، عالمی دہشت گردی کے تناظر میں نئے زاویے سے دیکھا جانے لگا۔ اس پالیسی تبدیلی نے پاکستان کے اندر عسکریت پسندی، خودکش حملوں، اور داخلی سیکورٹی بحران کو شدت دی۔



خیبر پختونخوا اور قبائلی علاقوں میں گزشتہ چار دہائیوں سے مسلسل سیکورٹی بحران، عسکری آپریشنز، اور دہشت گردی کے واقعات رونما ہوتے رہے ہیں۔ ان علاقوں میں تعلیمی نظام، کاروبار، بنیادی ڈھانچہ، اور انسانی سلامتی شدید متاثر ہوئی۔ کئی تجزیہ کار اس صورتحال کو پاکستان کی جغرافیائی سیاست اور بیرونی تنازعات میں مسلسل شمولیت کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔

موجودہ دور میں بھی پاکستان کو علاقائی کشیدگی، سرحدی تنازعات، اور عالمی طاقتوں کے نئے جغرافیائی مفادات کا سامنا ہے۔ ناقدین کے مطابق بار بار بیرونی مفادات پر مبنی سیکورٹی فیصلوں نے جمہوری عمل، قومی خود مختاری، اور عوامی ترجیحات کو متاثر کیا۔ دوسری طرف ریاستی حلقے ان فیصلوں کو قومی سلامتی، علاقائی استحکام، اور بین الاقوامی تعلقات کے تناظر میں ضروری قرار دیتے ہیں۔

نتیجہ

پاکستان کی تاریخ عالمی طاقتوں، علاقائی تنازعات، اور داخلی ریاستی بیانیوں کے پیچیدہ امتزاج سے عبارت ہے۔ سرد جنگ سے لے کر دہشت گردی کے خلاف جنگ تک، مختلف ادوار میں کیے گئے اسٹریٹجک فیصلوں نے پاکستانی معاشرے، معیشت، اور قومی سلامتی پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ بیرونی اتحادوں اور پر کسی تنازعات کی قیمت اکثر عام عوام، خصوصاً جنگ زدہ علاقوں کے شہریوں نے ادا کی۔ پائیدار قومی استحکام اور حقیقی خود مختاری کے لیے ضروری ہے کہ قومی فیصلے عوامی فلاح، جمہوری شمولیت، اور طویل المدتی قومی مفادات کی بنیاد پر کیے جائیں۔

سفارشات

پاکستان میں قومی سلامتی، خارجہ پالیسی، اور علاقائی حکمت عملی پر زیادہ شفاف، جمہوری، اور پارلیمانی مباحث کو فروغ دیا جانا چاہیے۔ جنگ زدہ علاقوں، خصوصاً خیبر پختونخوا اور قبائلی اضلاع، میں تعلیم، صحت، روزگار، اور بنیادی ڈھانچے کی بحالی کو قومی ترجیح بنایا جانا چاہیے۔ اسی طرح نوجوانوں میں تنقیدی سوچ، تاریخی شعور، اور جغرافیائی سیاست کی سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لیے تعلیمی اصلاحات ضروری ہیں۔

مستقبل کے مجوزہ تحقیقی موضوعات

مستقبل میں پاکستان کی جغرافیائی سیاست اور داخلی سیکورٹی کے درمیان تعلق پر مزید تحقیقی مطالعے کیے جاسکتے ہیں۔ افغان جنگ اور کے طویل المدتی سماجی و نفسیاتی اثرات کا تجزیہ بھی اہم تحقیقی موضوع ہو سکتا ہے۔ مزید برآں، خیبر پختونخوا اور War on Terror قبائلی علاقوں میں جنگی معیشت، نقل مکانی، اور نوجوانوں کے مستقبل پر بین الاقوامی تحقیق نئی بصیرت فراہم کر سکتی ہے۔

Reference:

1. Abbas, H. (2021). *Pakistan's drift into extremism: Allah, the Army, and America's war on terror* (Updated ed.). Routledge.

- <https://www.routledge.com/Pakistans-Drift-into-Extremism/Abbas/p/book/9780367469658>
2. Ahmed, I. (2022). Civil-military relations and strategic decision-making in Pakistan. *Asian Affairs*, 53(2), 267–284.
<https://doi.org/10.1080/03068374.2022.2031345>
 3. Brookings Institution. (2024). *Pakistan's geopolitical challenges in South Asia*.
<https://www.brookings.edu/>
 4. Fair, C. C. (2021). *In their own words: Understanding Lashkar-e-Taiba*. Oxford University Press.
<https://global.oup.com/>
 5. International Crisis Group. (2023). *Pakistan's security dilemma and regional instability*.
<https://www.crisisgroup.org/asia/south-asia/pakistan>
 6. Jalal, A. (2021). *The struggle for Pakistan: A Muslim homeland and global politics*. Harvard University Press.
<https://www.hup.harvard.edu/>
 7. Khan, A. (2024). The legacy of the Afghan jihad and militancy in Pakistan. *Journal of South Asian Studies*, 47(1), 88–107.
<https://doi.org/10.1080/00856401.2024.2294412>
 8. Kugelman, M. (2022). Pakistan, Afghanistan, and the changing regional order. *Wilson Center Reports*.
<https://www.wilsoncenter.org/>
 9. Lieven, A. (2021). *Pakistan: A hard country* (Revised ed.). PublicAffairs.
<https://www.publicaffairsbooks.com/>
 10. RAND Corporation. (2025). *The impact of prolonged conflict on Pakistan's internal stability*.
<https://www.rand.org/>
 11. Rashid, A. (2022). *Descent into chaos: Pakistan, Afghanistan, and the threat to global security*. Penguin Books.
<https://www.penguinrandomhouse.com/>
 12. Siddiqa, A. (2023). Military influence, national security, and democracy in Pakistan. *Contemporary South Asia*, 31(3), 311–329.
<https://doi.org/10.1080/09584935.2023.2214988>
 13. SIPRI. (2024). *Armed conflict and regional security in South Asia*.
<https://www.sipri.org/>
 14. United States Institute of Peace. (2023). *Pakistan's role in regional peace and conflict dynamics*.
<https://www.usip.org/>
 15. Yusuf, M. (2021). Pakistan's strategic culture and the war on terror. *Survival*, 63(5), 123–142.
<https://doi.org/10.1080/00396338.2021.1982297>

ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی تعاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشتاتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور رعوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشتاتی جانکاری کچھ نہ مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to Aghaaz Info Media System (AIMS), include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).